Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۸ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۳ نبوت ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۳ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لحہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۱۳ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے بہت ناساز ہے ۔ کمزوری اور نقاہت بڑھتی جارہی ہے ۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

محترم نواب محمد احمد خان صاحب تاحال بیمار ہیں ۔ دیگر عوارض کے علاوہ بخار بھی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

ضروری اعلان

آئندہ ہر ہفتہ صرف اتوار کو صبح دس بجے سے ایک بجے تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات ہوسکے گی انشاء اللہ ۔

احباب نو بجے صبح تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لاکر نام نوٹ کروادیں ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے

جس کام کیلئے انہیں بُلایا جائے وہ اپنی ہمت اور توفیق کے موافق ایک دوسرے سے پہلے آگے بڑھتے ہیں

"مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے ۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں اُن کو بُلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اُن میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے ۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار ۔

حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہوسکتی جب تک کہ اُس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو ۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جسکی نظیر دُنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی ۔ انھوں نے آپؐ کی خاطر ہر قسم کا دُکھ اُٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا ۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہوگئے اور بالآخر آپؐ کی خاطر جان تک دینے سے تامّل اور افسوس نہیں کیا ۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے اُن کو آخر کار بامُراد کیا ۔ اِسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳۶، ۳۳۷)

جماعتِ احمدیہ کا تراسی واں جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ فتح ۱۳۵۴ہش مطابق ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی میراث اور ملکیت ہے اسلئے اسکی راہ میں خرچ کرنا سراسر خیر و برکت کا موجب ہے

چندہ تحریک جدید اور چندہ وقفِ جدید کی طرف دوستوں کو خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے

اگر ہم ان کی طرف پوری توجہ نہ دیں گے تو اسلام اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں کیسے پوری ہونگی

اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرو کہ وہ چندہ وقفِ جدید کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھالیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ر اخاء ۱۳۴۷ ہش۔ بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ

(آلِ عمران آیات ۱۸۱، ۱۸۲)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ○

(فاطر آیات ۱۶ تا ۱۸)

اس کے بعد فرمایا :-

اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ

دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں سب کچھ دیتا ہے۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس دین میں سے مالی قربانیاں پیش نہیں کرتے بلکہ بخل سے کام لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا دُنیوی فوائد پر منتج ہوگا اور اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں گے تو انہیں نقصان ہوگا۔ ان کا خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنا ان کے لئے خیر کا موجب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ (شَرٌّ لَّهُمْ) ایسا کرنا ان کے لئے بہتر نہیں بلکہ ان کے لئے ہلاکت اور بُرائی کا باعث بنے گا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو وہ مول لینے والے ہوں گے۔ اس بخل کے دو قسم کے نتائج نکلیں گے۔ ایک اس دنیا میں اور ایک اُس دُنیا میں۔ جو شخص بخل سے کام لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ نہیں کرتا وہ اس دُنیا میں جہنّم میں پھینکا جائے گا اور وہاں اسے ایک نشان دیا جائے گا جس سے سارے جہنّمی سمجھ لیں گے کہ وہ اِس لئے اس جہنّم میں آیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہیں کیا کرتا تھا۔ سَيُطَوَّقُوْنَ ان کے گلے میں ایک طوق ڈالا جائے گا اور وہ طوق تمثیلی زبان میں ان اموال کا ہوگا جو اس دُنیا میں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرکے وہ بچایا کرتے تھے۔ اور اس طوق کی وجہ سے ہر وہ شخص جو جہنّم میں پھینکا جائے گا جان لے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے

اپنے اموال اسکے سامنے پیش کرو

مگر انہوں نے اس کی آواز نہ سُنی اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک نہ کہا اور دُنیا کے اموال کو اخروی بھلائی پر ترجیح دی اور نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج یہ جہنّم میں ہیں اور ذِلّت کا عذاب انہیں دیا جا رہا ہے۔ جہنّم کے عذاب میں تو سارے شریک ہیں لیکن یہ طوق بتا رہا ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی تو حفاظت کیا کرتے تھے لیکن اپنی جانوں کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔ اپنی ارواح کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔

ایک نتیجہ اس بخل کا اس دُنیا میں نکلے گا اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین کی ہر شئی اللہ کی میراث ہے اور میراث کے ایک معنی لغت نے یہ بھی کئے ہیں کہ ایسی چیز جو بغیر کسی تکلیف کے حاصل ہو جائے۔ پس اللہ جو خالق ہے۔ ربّ ہے اور جس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرت ہیں اور طاقت میں ہر چیز ہے جس کے کُن کہنے سے ساری خلق معرضِ وجود میں آتی ہے۔ کسی چیز کے پیدا کرنے یا اس کے حاصل کرنے میں اسے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی اور جب ہر چیز اللہ ہی کی میراث اور ملکیت ہے تو جو شخص بھی اللہ کو ناراض کرے گا وہ اِس دُنیا میں اموال کی برکت سے محروم ہو جائے گا۔ یا کوئی اور دُکھ اس کو پہنچایا جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک مثال دی

اور وہ یہود کی مثال ہے کہ جب مسلمانوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرو تو یہود میں سے بعض کہتے ہیں کہ اچھا۔ اِس کا مطلب تو یہ ہُوا کہ اللہ ہُوا فقیر اور ہم ہوئے بڑے امیر۔ ہمارے اموال کی خدا کو ضرورت پڑ گئی ہے۔ اِس لئے وہ ہم سے مانگ رہا ہے۔ اِسی پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا۔ چونکہ بخل کے ساتھ ذاتِ باری کا استہزاء بھی شامل ہو گیا ہے۔ اِس لئے انہیں عذابِ حریق یعنی ایک جلن والا عذاب دیا جائے گا اور ان لوگوں کو جنہوں نے اس قسم کے فقرے مسلمانوں کو ورغلانے اور بہکانے کے لئے کہے تھے، اِسی دُنیا سے جلن کا عذاب شروع ہو گیا تھا۔ اسلام ترقی کرتا چلا گیا اور وہ لوگ جو غریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ساری دنیا کے اموال ان کے قدموں پر لا رکھے۔ اور جو مخالف بھی خدا تعالیٰ کے ان فضلوں اور انعاموں کو دیکھتا تھا۔ وہ اِس بات کا مشاہدہ کرتا تھا کہ سچا ہے وہ جس نے یہ کہا تھا کہ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اور جو شخص مخالفت کو چھوڑنے کے لئے بھی تیار نہیں تھا اس کے دِل میں ایک جلن پیدا ہوتی تھی۔ یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ غریب تھے۔ ہمارے محتاج تھے۔ ہم ہی ان کی ضرورتیں پُوری کرتے تھے اور ہمارے بغیر ان کی ضرورتیں پُوری نہیں ہو سکتی تھیں (ان دنوں جو یہود عرب میں آباد تھے وہ عربوں کو قرض دیا کرتے تھے) غرض ان کے دِلوں میں یہ دیکھ کر جلن پیدا ہوتی تھی کہ یہ بہت تھوڑے عرصہ میں یعنی چند سال کے اندر اندر اس مقام تک پہنچ گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو قبول کر کے اس قسم کے نتائج نکالے ہیں کہ ساری دُنیا کی دولت ان کے قدموں پر لا ڈالی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جو مضامین بیان کئے ہیں وہ ایک دوسرے کی تائید کرتے اور دوسرے مضامین کے لئے دلائل مہیا کرتے چلے جاتے ہیں چنانچہ سورۂ فاطر میں اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ سچ تو یہ ہے اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ۔

تم خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حاجتمند ہو

تم اس احتیاج کا احساس پیدا کر لو۔ تم یہ سمجھ لو کہ دُنیا کی کوئی نعمت اور کوئی اخروی نعمت تمہیں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ اس کا فیصلہ نہ کرے۔ کیونکہ اس دُنیا کی ملکیت بھی اُس کے قبضہ میں ہے اور اُس دُنیا کی نعمتیں بھی اُسی کے ارادہ اور منشاء کے بغیر کسی کو مل نہیں سکتیں۔ تمہیں (جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے) جُوتی کا ایک تسمہ بھی اُس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا منشاء نہ ہو۔ ہر چیز میں ہر وقت اور ہر آن تم محتاج ہو۔ تمہارے اندر اپنے ربّ کی احتیاج ہے۔ خدا تعالیٰ تمہارا محتاج نہیں۔ خدا تعالیٰ تو غنی ہے وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ حقیقی غناء اُسی کی ذات میں ہے۔ کوئی اور ہستی ایسی نہیں جس کی طرف ہم حقیقی غناء کو منسوب کرسکیں۔ اور کہہ سکیں کہ اس کے اندر غناء پائی جاتی ہے اور وہ غنی ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ صفاتِ باری کا مظہر بنتے ہوئے غناء کی صفت بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق اپنے ربّ سے پائے۔ پھر وہ ایک معنی میں غنی بھی بن جاتا ہے، ایک معنی میں وہ ربوبیّت بھی کرتا ہے اور رحمانیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ رحیمیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ وہ معاف بھی کرتا ہے اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ لیکن یہ سب نسبتی اور طفیلی چیزیں ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اس کی دی ہوئی توفیق سے

صفاتِ باری کا مظہر

بنتا ہے۔ اگر خدا کا سہارا نہ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کی صفات کا کون مظہر بن سکے؟ ہاں جب اللہ تعالیٰ خود اپنا سہارا دیتا ہے اور اپنے فضل سے نوازتا ہے تو انسان اس کی صفاتِ کاملہ کا محدود دائرہ میں اور طفیلی طور پر مظہر بھی بنتا ہے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق بنتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْغَنِيُّ یعنی کامل غناء والی ذات تو اللہ کی ہے اور وہ غنی ہونے کے لحاظ سے تمہارا محتاج نہیں ہے اور اَلْغَنِيُّ کے اندر یہ مفہوم بھی آگیا (جس کو پہلے فقرہ میں کھول کر بیان کیا گیا تھا) کہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی احتیاج ہے۔ تم زندہ نہیں رہ سکتے جب تک حیّ خدا

تمہاری زندگی کی ضرورت کو پُورا کرنیوالا

نہ ہو۔ اور اپنی حیاتِ کاملہ سے تمہیں ایک عارضی زندگی نہ عطا کرے۔ تمہاری استعدادیں اور قوتیں قائم نہیں رہ سکتیں جب تک کہ خدائے قیّوم کا تمہیں سہارا نہ ملے۔ سب تعریفوں کی مالک اس کی ذات ہے۔ اس لئے وہ تمہاری احتیاجوں کو پُورا کرتا ہے اور تمہارے دل سے یہ آواز نکلتی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چونکہ تم اس کے محتاج ہو اور وہ تمہارا محتاج نہیں اس لئے تم اپنی فکر کرو۔ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اگر وہ چاہے تو رُوحانی حیات سے تمہیں محروم کر دے وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ اور ایک اور ایسی قوم پیدا کر دے جو اپنے کو اس کے لئے فنا کر دے اور اس میں ہو کر ایک نئی زندگی پائے۔

خلقِ جدید کا ایک نظارہ

دُنیا دیکھے گی۔ پھر وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کے نتیجہ میں ایک نئی زندگی پائی اور ان کی خلقِ جدید ہوئی۔ یہودیوں کے برعکس ان کا یہ حال تھا کہ ایک موقعہ پر ایک جنگ کی تیاری کے لئے بہت سے اموال کی ضرورت تھی اور اُن دنوں کچھ مالی تنگی بھی تھی اور دُنیا ایسی ہی ہے کبھی فراخی کے دن ہوتے ہیں اور کبھی تنگی کے دن ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی تنگی کے ایام تھے اور جنگی ضرورت تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے سامنے ضرورتِ حقّہ کو رکھا۔ اور مالی قربانیاں پیش کرنے کی انہیں تلقین کی جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تو اپنا سارا مال لے کر آ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا نصف مال لے کر آ گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری یہ پیشکش قبول کی جائے کہ میں دس ہزار صحابہؓ کا خرچہ برداشت کروں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے علاوہ آپؓ نے ایک ہزار اُونٹ اور ستر گھوڑے دیئے۔ اِس طرح تمام مخلص صحابہؓ نے اپنی اپنی توفیق اور استعداد کے مطابق مالی قُربانیاں پیش کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بہترین نتائج نکالے۔

ایک موقعہ پر

ایک نومسلم قبیلہ

ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ آگیا۔ اور ان کو آباد کرنے کا سوال تھا۔ وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر آئے ہوں گے کیونکہ ان دنوں وہاں بھی مخالفت بہت زیادہ تھی جیساکہ کبھی کبھی ہر زمانہ میں اسلام کے خلاف ہر ملک میں مخالفت پیدا ہوتی رہتی ہے اور مومن ان مخالفتوں کی پرواہ نہیں کیا کرتے کیونکہ ان کا بھروسہ اللہ پر ہوتا ہے دُنیوی سامانوں پر نہیں ہوتا۔ بہرحال ایک قبیلہ ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ آیا تو ان کے آباد کرنے کے لئے مال کی ضرورت تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مالی قربانیاں پیش کرنے کی تلقین کی۔ آپؐ کی اس اپیل کے نتیجہ میں ہر شخص نے یہ سوچا کہ میرے پاس جو چیز زائد اور فاضل ہے وہ میں لاکر پیش کر دوں۔ لیکن فاضل کے معنی انہوں نے وہی کئے تھے جو ایک مومن کیا کرتا ہے انہوں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ ہمارے پاس دو درجن کوٹ ہونے چاہئیں اور پچاس قمیصیں ہونی چاہئیں اور ایک دو پھٹی پُرانی قمیصیں جو بیکار پڑی ہیں اور استعمال میں نہیں آتیں وہ لاکر دیدی جائیں بلکہ ان میں سے اگر کسی کے پاس کپڑوں کے دو جوڑے تھے تو اُس نے کہا میں ایک جوڑے میں گزارہ کر سکتا ہوں دوسرا جوڑا زائد ہے چنانچہ اُس نے وہ جوڑا پیش کر دیا۔ ایک صحابی کے پاس کچھ سونا تھا انہوں نے یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کا یہ عمدہ موقع ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت ہمارے سامنے رکھی ہے اور ہمیں تلقین فرمائی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کریں۔ چنانچہ وہ اشرفیوں کا ایک توڑا (جو وہ اچھی طرح اُٹھا بھی نہیں سکتے تھے) لے آئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور اس طرح غلّہ، کپڑوں اور روپے کے ڈھیر لگ گئے اور خدا تعالیٰ نے مومنوں کے اِس ایثار کے نتیجہ میں ایک پُورے قبیلہ کی جائز ضرورتوں کو پُورا کرنے کے سامان کر دئے۔

اِن دو واقعات کے بیان کرنے سے اِس وقت میری یہ غرض نہیں کہ مَیں یہ بتاؤں کہ صحابہ کرامؓ کس قسم کی قربانیاں کیا کرتے تھے بلکہ

میری غرض یہ بتانا ہے

کہ ان قربانیوں کے پیچھے جس رُوح کا صحابہ کرامؓ نے مظاہرہ کیا تھا وہ کیا تھی۔ تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے اور ان مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ ان قربانیوں کے پیچھے جو رُوح تھی وہ یہ تھی کہ نَحْنُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ہم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور اَللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اللہ کو کسی کی احتیاج نہیں۔ تمام تعریفوں کا وہ مالک ہے۔ ہمیں اپنی دُنیوی اور اُخروی ضرورتوں کے لئے یہ قربانیاں دینی چاہئیں اور دُنیوی اور اُخروی انعاموں کے حصول کے لئے ان قربانیوں کا پیش کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

اِن مثالوں سے روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوتی ہے کہ

صحابہؓ کے اندر جو رُوح تھی

وہ یہ تھی کہ وہ اَلْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ہیں۔ منافق ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اس وقت مَیں اُن کی بات نہیں کر رہا۔ ان میں سے جو مخلص اور ایثار پیشہ تھے اور ہماری اکثریت انہی لوگوں کی تھی۔ ان کی زبان پر یہودیوں کی طرح یہ نہیں آتا تھا کہ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ بلکہ اُن کی زبان پر یہ تھا۔ ان کے دِل میں یہ احساس تھا اور اُن کی رُوح میں یہ تڑپ تھی کہ وہ اَلْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ہیں۔ نہ ان کی کوئی مادی ضرورت پُوری ہو سکتی ہے اور نہ رُوحانی جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت کو پُورا نہ کرے۔

غرض جس سے ہم نے ہر شئے کو حاصل کرنا ہے اُس کی رضاء کے حصول کے لئے پانچ روپیہ یا پانچ لاکھ روپیہ قُربان نہیں کیا جا سکتا؟ مَیں نے صحابہ کرامؓ کی ایک مثال دی ہے کہ جس کے پاس دو جوڑے کپڑے تھے اُس نے ایک جوڑا کپڑے پیش کر دئے۔ تفصیل تو نہیں ملتی لیکن یہ امکان ہے کہ ان میں سے کسی کو اِس قربانی کی توفیق ملی ہو۔ اور اس کے بعد وہ مثلاً فوت ہو گیا ہو۔ اور مزید قربانی کا اُسے موقع نہ ملا ہو۔ اُسے تو اس قربانی کے نتیجہ میں اُخروی انعامات مل گئے لیکن اُس کی اولاد کو ایک جوڑے کپڑوں کے نتیجہ میں اتنے اموال دئے گئے کہ اگر وہ چاہتے تو اس قسم کے ہزار جوڑے بنا لیتے۔ پس ہم خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ ہم فقیر ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارا محتاج نہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بڑی پیاری بات کہی ہے

جو قرآن کریم نے بھی نقل کی ہے اور وہ یہ ہے:۔

رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

کہ ہر چیز کی مجھے احتیاج ہے۔ جو بھلائی بھی تیری طرف سے آئے مَیں اس کا محتاج ہوں۔ مَیں اُسے اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک تُو مجھے نہ دے وہ مجھے نہیں مل سکتی۔ غرض حقیقی خیر چاہے دُنیوی ہو یا اُخروی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ملا کرتی۔ ویسے اللہ تعالیٰ کُتّوں کو بھی بھُوکا نہیں مار رہا۔ سؤر بھی اس کی بعض صفات کے جلوے دیکھتے ہیں، اُن کو بھی خوراک مل رہی ہے اور ان کی (مثلاً بیماریوں سے) حفاظت بھی ہو رہی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی زمانہ میں وباء کے طور پر اس قسم کے جانوروں کو ہلاک کر دے جس طرح وہ بعض دفعہ انسان کی بعض گنہ گار نسلوں کو فنا کر دیتا ہے لیکن جو سلوک ان جانوروں سے ہو رہا ہے وہ اس سلوک سے بڑا مختلف ہے جو انسان سے ہو رہا ہے اور جو سلوک ایک کُتّے سے ہو رہا ہے، جو سلوک ایک سؤر سے ہو رہا ہے، جو سلوک ایک گھوڑے سے یا بیل یا پرندوں سے ہو رہا ہے اس کے مقابلہ میں جو سلوک ایک انسان سے ہو رہا ہے اس کو ہم خیر کہہ سکتے ہیں۔ باقی عام سلوک ہے، گو ایک لحاظ سے وہ بھی خیر ہے۔ لیکن صحیح اور حقیقی معنی میں وہ خیر نہیں۔ اور

انسان خیر کا محتاج ہے

اگر اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر نہ ملے بلکہ اس سے عام سلوک ہو تو اس دنیا میں تو اس کا پیٹ بھر جائے گا مگر اُس دُنیا میں بھُوک کیسے دُور ہو گی۔ یا مثلاً اِس دُنیا میں سُورج کی تپش ہے۔ اگر اُسے ایک چھوٹا یا بڑا امکان مل گیا تو وہ اس تپش سے محفوظ ہو جائے گا لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس دنیا میں جہنم کی آگ سے اسے کون بچائے گا۔ اس دنیا میں اُسے کوئی بیماری ہوئی تو کسی حکیم نے اسے روپیہ کی دوائی دے دی یا کسی ڈاکٹر نے دو ہزار روپیہ کی دوائی دے دی اور اسے آرام آگیا۔ یہ درست ہے۔ لیکن اُس دنیا میں جہنم میں جو بیماری ظاہر ہوگی۔ جسم میں پیپ پڑی ہوئی ہوگی۔ کسی کو کوڑھ ہوا ہوا ہوگا۔ کسی کو فالج ہوگا اور کسی کو پتہ نہیں کونسی بیماری ہو۔ روحانی طور پر جو اس کی یہاں حالت تھی۔ وہ وہاں ظاہر ہو رہی ہوگی۔ وہاں کون ڈاکٹر اس کے علاج کے لئے آئے گا۔

پس انسان کو ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے اور ہمیں ہر قسم کی قربانیاں اس کی راہ میں دینی چاہئیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر (مجھ پر بھی اور آپ پر بھی) بڑا فضل کیا ہے اور ہمیں توفیق عطا کی ہے کہ ہم اس کے مسیح موعود پر ایمان لائیں اور اس کی راہ میں اس نیت سے قربانیاں دیں کہ اس کی رضا ہمیں حاصل ہو اور دنیا میں اسلام غالب آجائے اس وقت غلبۂ اسلام کے رستہ میں جتنی ضرورتیں بھی پیش آتی ہیں وہ آپ لوگوں نے ہی پوری کرنی ہیں۔ اگر آپ ان ضرورتوں کو پورا نہیں کریں گے تو کھڑے ہو کر یہ تقریریں کرنا کہ اسلام کا غلبہ مقدر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا کہ ہمارے ذریعہ سے اسلام غالب آئے بے معنی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں اسلام کو غالب تو کرے گا۔ لیکن اگر ہم بحیثیت جماعت خلق جدید کے مستحق نہیں ٹھہریں گے۔ تو دنیا میں کسی اور قوم میں خلق جدید کا نظارہ نظر آئیگا اسلام تو بہر حال غالب آئے گا لیکن کیوں نہ وہ ہمارے ہاتھ سے غالب ہوئے کیوں غیر اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں اور ہم محروم رہ جائیں۔

ہمیں کوشش کرنی چاہئے

کہ ہم بھی اور ہمارے بعد میں آنے والی نسلیں بھی اور وہ لوگ بھی جو ہمارے ساتھ بعد میں آکر شامل ہوں گے سارے ہی خدا کے فضلوں کے وارث بنیں اور اس کے انعامات کے مستحق ٹھہریں۔ پس بخل کو دل سے نکال دینا چاہئے اور اس یقین کامل کے ساتھ نکال دینا چاہئے کہ خدا کی راہ میں بخل دکھانا جہنم کو مول لینا ہے اور اس سے زیادہ بدتر اور کوئی بات نہیں۔ غرض اگر ہم خیر چاہتے ہیں تو ہمیں دل سے بخل نکالنا پڑیگا اور خدا تعالیٰ کے در پر کھڑے ہو کر یہ کہنا پڑیگا کہ اے خدا سب کچھ تو نے ہی ہمیں دیا ہے ہم سے جتنا تو چاہتا ہے لے لے۔ ہم جانتے ہیں کہ زمین و آسمان کی میراث تیری ہی ہے۔ سب کچھ تیرا ہے۔ تو ہمارا امتحان لیتا ہے۔ آزماتا ہے اور تو ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم ان چیزوں کو جو تیرے فضل نے ہمیں دی تھیں تیرے حضور ساری (اگر ساری کی ساری دینے کا حکم ہو) یا کچھ (اگر کچھ دینے کا حکم ہو) پیش کر دیں۔ سو ہم یہ چیزیں اس یقین پر اور اس دعا کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ تو ہم پر رحم کرے اور اپنی دینی اور دنیوی نعمتوں سے ہمیں نوازے اور اس دنیا میں بھی تیری رضا کی نظر ہم پر رہے اور اُس دنیا میں بھی ہم تیری رضا حاصل کرنیوالے ہوں

اس وقت میں احباب جماعت کو

دو چندوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں

ایک تو چندہ تحریک جدید ہے اور دوسرا چندہ وقف جدید۔ تحریک جدید کی آمد اب تک جو ہوئی ہے وہ تسلی بخش نہیں گو وہ ہے کافی (جماعت بڑی قربانی کرنے والی ہے) لیکن بعض دفعہ احباب جماعت تو چست ہوتے ہیں مگر مقامی طور پر نظام جماعت سست ہوتا ہے اور اس طرح کاغذوں میں کمی نظر آجاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غرض وعدے بھی بڑھ جاتے ہیں اور ادائیگیاں بھی تیز کرنی ہیں تاکہ جو کام خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ

تحریک جدید کی قربانیوں کے نتیجہ میں

ساری دنیا میں ہو رہا ہے وہ جاری رہ سکے اور ترقی کر سکے۔ تحریک جدید کے کام نے آہستہ آہستہ ترقی کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری ضرورتیں بھی بڑھ رہی ہیں جب یہ کام شروع ہوا تھا تو سارا (مالی) بوجھ ہندوستان (اس وقت تقسیم ملک نہیں ہوئی تھی) کی جماعتوں پر تھا۔ پھر بیرونی جماعتیں بڑھیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھی اخلاص اور ایثار کا جذبہ پیدا کیا اور اُس وقت وہ (غیر ممالک کے احمدی) پاکستان کے کل چندہ تحریک جدید سے آٹھ گنا زیادہ چندہ ادا کر رہے ہیں۔ گویا پاکستان کی جماعتیں اخراجات (جو بیرونی ملک میں ہو رہے ہیں) کا آٹھواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم (شاید نواں حصہ) ادا کر رہی ہیں۔ پھر اس رقم میں سے بھی کچھ رقم باہر نہیں جا سکتی کیونکہ اس وقت فارن ایکسچینج پر پابندی لگی ہوئی ہے یہاں کے اخراجات بھی ہیں مثلاً مبلغوں کی تربیت ہے۔ مبلغ پیدا کرنے یہاں کے کارکنوں کی تنخواہیں وغیرہ اور خط و کتابت پر بہت سے اخراجات یہاں کرنے پڑتے ہیں۔ غرض ہمارا چندہ تحریک جدید کے کل چندہ کا کوئی آٹھواں یا نواں حصہ بنتا ہے۔ اگر ہم اس کی ادائیگی میں بھی سستی کریں تو ہم سلسلہ کی ضرورتوں کو کیسے پورا کریں گے حالات بدل رہے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ ہماری ضرورتیں بھی بڑھ رہی ہیں مثلاً آپ دیکھیں ایک ملک میں آپ نے کام کیا وہاں عیسائیت بڑے زوروں پر تھی اور وہ امید رکھتی تھی کہ عنقریب وہ سارا ملک عیسائی ہو جائے گا پھر ہمارے مبلغ خدا کی توفیق سے وہاں پہنچے اور خدا کی توفیق ہی سے ان کے کاموں میں برکت پیدا ہوئی اور آج وہاں کے حالات بدلے ہوئے ہیں اور اس قدر بدلے ہوئے ہیں کہ ایک ملک سے بہت سے خطوط آتے رہتے ہیں میں ایک مثال دے رہا ہوں مجھے مطالبہ آیا کہ یہاں کے حالات کے لحاظ سے آپ فوراً نو اور مبلغ ہمارے ہاں بھجوا دیں یہ افریقہ کا ایک ملک ہے اور لکھنے والے بھی افریقن احمدی ہیں۔ غرض

دُنیا کے حالات بالکل بدل رہے ہیں

اور جب حالات بدلے ہیں تو ہماری ضرورتیں بھی بدلیں گی مثلاً ایک ملک میں ہمارا ایک مبلغ گیا اس نے کام کی ابتدا کی اور اس وقت وہ کام تھوڑا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈالی اور وہ پھیلا اور اب ہم الحمد للہ کہتے کہتے تھکتے ہیں اور اسی کا وہ سزاوار ہے اور جب ہمارا کام پھیلا اور بڑھا تو ہمیں اور زیادہ روپے کی ضرورت ہوئی۔ لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ ہم تو یہ ذمہ داریاں نباہنے کے لئے تیار نہیں تو یہ گئے کرائے پر پانی پھیرنے والی بات ہے اسی لئے خدائے قادر و توانا نے کہا ہے کہ کام تو نہیں رکے گا لیکن پھر مجھے خلق جدید کرنی پڑے گی۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے اندر ہی زندگی قائم رکھے اور ہماری حیاتِ روحانی ہم سے نہ چھینے اور ہمیں تحریک جدید کے چندوں کو بڑھانے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ بہت سی جماعتوں نے ابھی وہ وعدے پورے نہیں کئے جو انہوں نے مجموعی لحاظ سے پچھلے سال انصار اللہ کے اجتماع پر کئے تھے اور پھر انہیں ان کو بھی جلد تر پورا کرنی چاہئیں۔ دفتر کا اندازہ ہے کہ اگر سال رواں کی آمد پچھلے سال کی آمد سے دس فی صدی نہ بڑھی تو ہماری بڑھتی ہوئی ضرورتیں پوری نہیں ہو سکیں گی۔

دوسرے میں وقفِ جدید کے چندہ کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں ...... اگر سارے وعدے پورے ہو جاویں تو بجٹ سے کہیں زیادہ وصول ہو جائیگا۔

اطفال الاحمدیہ کا جو پچاس ہزار روپیہ چندہ تھا اس میں صرف گیارہ ہزار روپیہ وصول ہوا ہے پھر بھی یہ خواہش ہے اور میں دعا بھی کرتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان بچے اور چھوٹے بچے جنہیں میں نے اس میں شامل کیا ہوا ہے، وقفِ جدید کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائیں اور میرے نزدیک ایسا ممکن ہے لیکن ان کے والدین اور سرپرست اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں رکھتے یا انہیں ذمہ داری کا اتنا احساس نہیں جتنا ہونا چاہیئے انہیں سوچنا چاہیئے کہ وہ دو چیزوں میں سے کونسی چیز پسند کریں گے ایک یہ کہ ان کے بچے بچپن کی عمر سے ہی بخل کی عادتوں سے چھٹکارا حاصل کر کے اس دنیا میں اور اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے چلے جائیں یا وہ یہ پسند کریں گے کہ جہنم کے اندر ان بچوں کی گردنوں میں وہ طوق ہو جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے آپ یقیناً پہلی بات کو ہی پسند کریں گے لیکن صرف دعوے سے نتیجہ نہیں نکلا کرتا یہ مادی دنیا عمل کی دنیا ہے جو شخص عمل (دعا بھی ایک عمل ہے جب میں عمل کہتا ہوں تو میری مراد ہر اس عمل سے ہے جس کے کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہے اور جس کے کرنے کا اس نے ہمیں حکم فرمایا ہے) کرتا ہے تو اس عمل کا نتیجہ اسے ملتا ہے جو شخص یہ کہے کہ مسجد میں با جماعت نماز پڑھنی چاہیئے سوائے عذر معقول کے اور صبح سے شام تک وہ یہ وعظ کرتا رہے لیکن ایک نماز بھی مسجد میں پڑھنے نہ آئے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو با جماعت نماز کا ثواب مل جائے گا۔ اس لئے کہ بارہ گھنٹے اس کے منہ سے ایسے فقرات نکلتے رہے کہ مسجد میں جا کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ ہرگز نہیں پس اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ ہمارے بچوں کو بخل کی عادت نہ پڑ جائے اور اس عادت میں وہ پختہ نہ ہو جائیں وہ مہینہ میں ایک اٹھنی دیا ہو اور بھی غریب ہیں بعض جو خاندان اقتصادی لحاظ سے اچھے نہیں ان کے متعلق میں نے کہا ہے کہ ایک خاندان کے سارے بچے مل کر ایک اٹھنی مہینہ میں دیں۔ ایسی چیز نہیں جو بوجھ معلوم ہو صرف توجہ کی کمی ہے اور یہ حالت دیکھ کر مجھے شرم آتی ہے پس میں بچوں کو بھی اور ان کے والدین اور سرپرستوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے آہستہ آہستہ عادت ڈالنی ہے۔

وقفِ جدید کے نظام کو مالی لحاظ سے بچوں کے سپرد کر دینا ہے

ابھی تو ابتدا ہے اور پچاس ہزار روپیہ کی رقم ان کے لئے مقرر کی گئی ہے لیکن یہ رقم دو لاکھ اڑھائی لاکھ بلکہ تین لاکھ ہو جائے گی ضرور نہیں بڑھیں گی تو قربانی کا جذبہ بھی بڑھے گا اور ایثار بھی بڑھے گا۔ اور چندہ بھی بڑھتا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے بچوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس چندہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور یہ کوئی ایسی رقم نہیں جو ادا نہ ہو اس وقت جماعت کی جو اقتصادی حالت ہے اس کو سامنے رکھیں تو یہ مشکل امر نہیں کہ بچے اس بوجھ کو اٹھا لیں لیکن وہ تو بچے ہیں اصل ذمہ داری تو ان کے سرپرستوں اور والدین پر ہے ایک بچہ مثلاً پانچ سال کا ہے اب اللہ تعالیٰ اس سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم نے میری راہ میں قربانی کیوں نہیں دی کیونکہ ہر نیک عمل کی ایک بلوغت ہوتی ہے اور وہ ابھی مالی قربانی کی بلوغت کو نہیں پہنچا۔ جب وہ اس بلوغت کو پہنچے گا۔ تو اگر آپ نے اس کی تربیت نہیں کی اور اس میں بخل پیدا ہو گیا اور بخل کی عادت پختہ ہو گئی تو پھر جس طرح وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ آپ بھی جوابدہ ہوں گے۔

پس ابھی سے اپنے اندر بچوں کی تربیت کریں اور انکو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ وقفِ جدید کی رقم اس قدر تھوڑی ہے کہ میں سمجھا تھا اسے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ ڈیڑھ دو لاکھ چندہ تو کچھ بھی نہیں اور پھر خاص طور پر جماعت کی موجودہ اقتصادی حالت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کا جماعت پر بڑا فضل ہے۔ پچھلے سال میں نے ایک ضلع کی زمین کی ملکیت کے متعلق اندازہ لگایا تھا اگر ہمارے دوست دیسی بیج کی بجائے میکسی پاک اور اندس بیج بوئیں تو اگر اخلاص اتنا ہی رہے جتنا اب ہے تو اس ضلع کا جماعت کی آمد نئی گندم سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کا چندہ بڑھ کر دس لاکھ ہو جائے گا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل کیا ہے اور یہ کوئی بڑی رقم نہیں جو بچوں سے مانگی جا رہی ہے۔ یہ رقم مانگی بچوں سے جا رہی ہے اور بچوں کے ہاتھ سے ہی ملنی چاہیئے ایک بچہ ہو بالکل چھوٹے کا ہی ہو ماں اگر چاہے تو اس کے ہاتھ سے چندہ دلوا سکتی ہے کیا ہم پیدائش کے وقت اس کے کان میں اذان نہیں کہتے آپ اسکے ہاتھ میں اٹھنی پکڑا دیں یا دو مہینے کا چندہ اکٹھا دینا ہو تو روپے کا نوٹ اسکے ہاتھ میں دیدیں اور اسے کہہ دیں اور لینے والے سے کہیں اس سے لے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا مگر لیا ہم نے بچہ سے ہی ہے ان ذمہ داری بہرحال والدین اور سرپرستوں پر ہے...... اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اسے اس رنگ میں نبھائیں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے۔ اور اسی کی رضا ہمیں حاصل ہو جائے۔

(الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

دینی معلومات کا ذخیرہ

ہر شخص کیلئے دینی معلومات کا حاصل کرنا اشد ضروری ہے اخبار الفضل کا مسلسل مطالعہ آپ کی دینی معلومات میں اضافہ کرنے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے کیونکہ اس میں سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور فرمودات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جو دینی معلومات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہوتے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبوبِ مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس -/۲۴ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ اولادِ نرینہ کے لئے قیمت -/۵ ۲ روپے
زدجام عشق طاقت کی دوا قیمت -/۴۰ روپے
ناصر دواخانہ ربوہ - فون ۵۳۴

زکوٰۃ کی ادائیگی رحمتِ ربّانی کے حصول کا ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ آیت استخلاف (جس میں برکات و کمالاتِ خلافت کا ذکر ہے) سے اگلی آیت میں متذکرہ برکات کے حصول کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ؀

یعنی نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور رسولؐ کی اطاعت کرو تا تم کئے جاؤ۔ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بنو)۔

صاحبِ نصاب دوست زکوٰۃ کی رقوم بلا تاخیر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

مسائلِ زکوٰۃ کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے ایک عزیز مخلص احمدی دوست چوہدری محمد صدیق صاحب چک نمبر ۲۲ ۔ ۲۸ر اکتوبر کو ٹیوب ویل کے پٹہ میں آنے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ بائیں ٹانگ پر شدید زخم ہے۔ چیمہ ہسپتال جڑانوالہ میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

الحاج محمد علی نیضی معرفت صفیہ جمیل صاحبہ
سٹاف نرس سول ہسپتال
—وزیر آباد—

اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دلانے والے والدین کے درجات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جو ماں باپ اپنے بچوں کی جسمانی صحت اور ان کی روحانی تربیت کا خیال رکھتے ہوئے ان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ جنت کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اور اگر ایک کھجور اپنے بچہ کو اس رنگ میں اور اس ذہنیت کے ساتھ دینے کے نتیجہ میں جنت ملتی ہے تو جو ماں باپ اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں تا وہ اسلام کے رنگ میں رنگے جائیں، قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والے بنیں اور دنیا کے سامنے بہترین نمونہ پیش کرنے والے بنیں وہ کس قدر بلند درجات کے مستحق ہیں۔"

(الفضل ۱۴ر نومبر ۱۹۶۷ء)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست چڑھانے والی دوا = میور الفلفا ٹانک -/۵
کمزور بچوں کو صحت مند بنانے کیلئے = میور لیے بی ٹانک -/۴
چھائیاں دور کرنے کیلئے = فیسلین (کھلانے کی دوا) -/۸
لیکوریا کی کامیاب دوا = لیکوری -/۴
دل کی امراض کیلئے آبِ حیات = میور گولڈ ڈراپس -/۴

شاہ ہومیوپیتھک سٹور۔ رحمت بازار ربوہ

ھُوالشّافی

پرانی اور لاعلاج؟ امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب بشیر محمد C/O احمد کشاپ پھلوال ضلع سرگودھا لکھتے ہیں "آپ کی جیار شدہ کیور (PILES CURE) برائے بواسیر استعمال کیا جس سے بہت ہی فائدہ ہوا ہے" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۱۰۶ / ۱۰۷

ہر قسم کا سامانِ سائنس و ہجی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۴۵
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

قاعدہ یسّرنا القرآن

مصنفہ پیر منظور محمد صاحب

اس مشہور و معروف اور مقبولِ خاص و عام قاعدہ کے ذریعہ بچے نہایت آسانی اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔

تاجروں کو خصوصی رعایت

ملنے کا پتہ
مکتبہ یسّرنا القرآن ربوہ

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول، یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!

★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل
لاہور

ہائی بلڈ پریشر کے مریض توجہ فرمائیں

ہائی بلڈ پریشر کا نتیجہ فالج ہے یا دماغ کی رگ پھٹ جانا۔ خاکسار نے طویل ریسرچ اور تجربات کے بعد ایک بے ضرر یونانی دوا ترتیب دی ہے جو کیس کے مطابق دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ تین ماہ میں بفضلہٖ کامل صحت دیتی ہے۔ یہی دوا دل کے درد اور دل کے بڑھ جانے میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ ضرورت مند حالات تفصیل سے لکھ کر مشورہ طلب فرمائیں۔

حکیم محمد احسن خان، معالج امراض مستورات و دیگر امراض دیرینہ
5/803 کوہاٹی بازار۔ راولپنڈی

• شہزینے
• شہزینے
• شہزینے

مرض اٹھرا کا مؤثر ترین دوا
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

نوٹ:- اب ہر قسم کی خط و کتابت کیلئے یہی پتہ استعمال کیا جائے۔

جبوبِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۴ روپے
دوائی فضلِ الٰہی اولادِ نرینہ کے لئے کورس -/۲۵ روپے
زدجام عشق طاقت کی جنرل ٹانک کورس -/۳۵ روپے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

مکرم و محترم برادرم منیر احمد صاحب طاہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۸/۱۰/۷۵ کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ صدیقہ منیر تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بناوے۔ آمین (محمد اقبال شاہ کارکن مجلس نصرت جہاں ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم برادرم ماسٹر بشیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کرونڈی کا چھوٹا لڑکا عزیز منور احمد ایام سے شدید بیمار ہے۔ بوجہ کمزوری بیچارہ بول بھی نہیں سکتا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی عمر عطا کرے۔ آمین (سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ کرونڈی ضلع خیرپور سندھ)

قرآن کریم اور والدین کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدی والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اپنے بچوں کے ذہنوں میں ان کے دلوں میں یہ چیز گاڑ دو کہ ہر چیز کو قربان کر کے بھی دین اسلام سیکھنے اور انوار قرآن حاصل کرنے کی طرف توجہ دو۔" (الفضل ۱۴ر اکتوبر ۱۹۶۷ء ص)

قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا دین کی بنیادی اغراض میں سے ہے۔ ہر احمدی گھرانہ میں ہر فرد قرآن پڑھنے والا ہونا ضروری ہے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ـ تعلیم القرآن)

ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنے والے جو احباب ۱۹۷۵ء کے دوران وفات پا گئے ہیں ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ الفضل کے "جلسہ سالانہ نمبر" میں اسے شائع کیا جا سکے۔ ایسی تصاویر جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں تصویر پاسپورٹ سائز کی ہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ان تصاویر پر فوت ہونے والے بزرگوں کے نام، تاریخ وفات اور تاریخ بیعت ضرور لکھ دی جائے۔ اصل تصویر واپس کر دی جائے گی تصویر نمایاں ہو ورنہ بلاک نہ بن سکے گا۔

(مینجر الفضل ـ ربوہ)

ضروری اعلان

جملہ ایجنٹ و خریداران الفضل سے عرض ہے کہ الفضل کا حساب نیشنل بنک آف پاکستان لمیٹڈ ربوہ میں کھلوا دیا گیا ہے اس لئے آئندہ وہ اپنے چیک یا ڈرافٹ مینجر الفضل کو بھجواتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا کریں کہ وہ نیشنل بنک آف پاکستان کی برانچ ربوہ کے نام کے ہوں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

لاہور میں
قاعدہ یسرنا القرآن
تھوک و پرچون
محمد احمد اکیڈمی رام گلی ۲ برانڈرتھ روڈ
اور جمعہ کے روز
دارالذکر سے مل سکتا ہے
مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن

ھُوالشّافی
جانوروں کے اپھارہ کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ اکسیر اپھارہ کا سٹاک ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔ فی پیکٹ ۱/۵۰ ـ درجن -/۱۲
حیوانات کی مجرب ادویات کا رسالہ مفت۔
ڈاکٹر لال راجہ ہومیو اینڈ طبی کلینک ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

زد جام عشق
اعصاب کو طاقت دینے اور تمام جسمانی کمزوری دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ مکمل کورس -/۳۰ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

سوتی و ریشمی کپڑے کی معیاری دوکان
احمد کلاتھ سٹورز
فون نمبر ۵۶۸ گولبازار ربوہ

صدر دواخانہ کی پایہ ناز ادویات
خارشی
پرانی سے پرانی تر اور خشک خارش کیلئے صرف تین روز میں — آزمائش شرط ہے۔
قیمت چھ روپیہ فی ڈبیہ
مصفی چہرہ
منہ کے داغ۔ چہاسے کیل اور چھائیوں کے لئے لگاتار استعمال سے چیچک کے داغ بھی دور کرتی ہے۔
قیمت چار روپیہ فی ڈبیہ
صدر دواخانہ۔ دارالصدر غربی ربوہ

ایکو الیکٹرک موٹرز
½ تا ۱۵ ہارس پاور — تھری فیسز
امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ گارنٹی شدہ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے
قیمت مناسب — ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں
ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ۔ فون ۶۱۶۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس -/۲۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس -/۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ۔ فون ۵۳۸